البانیہ میں تمام سرکاری یتیم خانوں کا کنٹرول امریکی بیپٹسٹوں کو دے دیا گیا ہے۔

[ماہنامہ فوکس (لیسٹر) نے The European بابت ۲۲-۲۵ اکتوبر ۱۹۹۲ء کے حوالے سے البانیہ میں امریکی بیپٹسٹوں کی سرگرمیوں کے بارے میں ایک مضمون نقل کیا ہے جس کا ترجمہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ مدیر]

۷۵ فیصد آبادی کے ملک البانیہ نے اپنے زیرانتظام تمام سرکاری یتیم خانے فلوریڈا (ریاست ہائے متحدہ امریکہ) کے ایک بنیاد پرست مسیحی گروہ کے حوالے کر دیے ہیں۔ بچوں کی فلاح و بہبود سے متعلق اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے یونیسیف (UNICEF) نے اس صورت حال پر کہا کہ جس انداز سے امریکی [Hope for the World Foundation "امید برائے دنیا" فاؤنڈیشن] نے البانوی حکومت کو اپنے شہریوں کے حقوق سے دستبردار ہو جانے کے لیے اپنے پھندے میں پھنسایا ہے، اس پر یونیسیف "سخت پریشان" ہے۔ اسی طرح بچوں کی فلاح و بہبود کے متخصص ایک بین الاقوامی گروپ نے مذکورہ فاؤنڈیشن کے ایک یتیم خانے کا دورہ کرنے کے بعد "بچوں کو معاشرے سے کاٹ کر رکھنے اور ان کی مخصوص "ذہن سازی" پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔

مذکورہ فاؤنڈیشن فلوریڈا کے ایک خود مختار بیپٹسٹ چرچ کا ذیلی شعبہ ہے جو مشرقی یورپ میں تبشیر اور انسانی ہمدردی کی بنیاد پر کام کرنا چاہتا ہے۔ گزشتہ سال کے آغاز میں یونانی آرتھوڈوکس اور مسلمان تنظیموں کے مقابلے میں البانوی حکومت نے اس فاؤنڈیشن کو یتیم خانوں کے ٹھیکے دیے اور فاؤنڈیشن کو بچوں کے کلی حقوقِ کفالت دے دیے ہیں۔ چنانچہ پانچ ہزار کے لگ بھگ یتامیٰ کی صحت، بہبود اور تعلیم اس امریکی تنظیم کے ہاتھ میں ہے۔ بچوں کو یتیم خانوں کے حوالے کرنے والے عزیزوں کو فاؤنڈیشن کے حق میں اپنے تمام حقوق سے دستبردار ہونے کے ایک حلف نامے پر دستخط کرنے پڑتے ہیں۔ فاؤنڈیشن کی نمائندہ اور فلوریڈا میں اورلینڈو بیپٹسٹ چرچ کی مددگار پاسٹر شارلی جینٹ نے تسلیم کیا ہے کہ فاؤنڈیشن کے ذریعے مسلم یتیم بچوں کو ان کے مذہب کی تعلیم نہیں دی جائے گی، البتہ وہ مذہبی واقفیت "نظام تعلیم کے ذریعے غالباً حاصل کر لیں گے۔"

یونیسیف کے نمائندۂ خصوصی علی رضا محلاتی کے مطابق، بچوں کی فلاح و بہبود سے متعلق معائنہ

کرنے والی ایک ٹیم کو اس امر پر ازحد تشویش ہے کہ بچوں کو معاشرے سے کاٹ کر رکھا جا رہا اور ان کے ذہن بدلنے کے لیے بھرپور پروگرام جاری ہے۔ جناب علی رضا محلاتی نے بچوں کے شکایات بھرے خطوط البانوی حکام کو بھجوا دیے ہیں، مگر انہیں کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ "حکومت نے اپنے حاکمانہ حقوق، جو اسے اپنے شہریوں کے بارے میں حاصل ہیں، دستخط کر کے دوسروں کے حوالے کر دیے ہیں۔"

"یہ ایک ازحد قابلِ اعتراض معاہدہ ہے جس میں چند خوفناک دفعات ہیں اور البانوی حکام دستخط کر کے پھنس گئے ہیں۔ اس ملک میں ضروریات، بالخصوص ان اداروں [یتیم خانوں] میں بہت زیادہ ہیں، جہاں کچھ کھانے کو نہیں، کمرے گرم رکھنے کا کوئی انتظام نہیں حتیٰ کہ شیر خوار بچوں کے لیے زیر جامہ تک دستیاب نہیں۔ اگر کوئی مسکراتے چہرے اور بائبل در بغل یہاں آ نکلے تو حکام اسے خدا کی طرف سے ایک نعمت خیال کرتے ہیں۔ وہ یہ نہیں جان سکتے کہ آنے والے کے مقاصد کیا ہیں۔"

رپورٹ کے مطابق "یتیم خانوں کے ڈائریکٹر نے معائنہ ٹیم کے ارکان کو بتایا کہ جب والدین اپنے بچوں کو یتیم خانے میں چھوڑنا چاہتے ہیں تو انہیں [بچوں پر] اپنے حقوق سے دستبردار ہونے کے لیے ایک حلف نامے پر دستخط کرنے پڑتے ہیں۔ بچوں کا بیرونی دنیا سے کوئی رابطہ نہیں ہوتا۔"

"یونیسف کا کہنا ہے کہ یہ البانیہ کے وزراء سے اس وقت تک مسلسل رابطہ رکھے گا جب تک یہ معاہدے توڑ نہیں دیے جاتے، لیکن اکثر البانوی افسران کا احساس ہے کہ اس طرح کم از کم یتیموں کو کپڑے اور کھانا تو مل رہا ہے، اس وقت انہیں بنیاد پرست مسیحیت کی تعلیم دی جا رہی ہے یا کفالت کے لیے بیرون ملک بھیجا جا رہا ہے مگر معاہدے ٹوٹ جانے پر ان کی حالت بہت زیادہ خراب ہو گی۔"

شارلی جینٹ کا کہنا ہے کہ اورلینڈو بیپٹسٹ چرچ، جسے ان کے بھائی پاسٹر ڈیوڈ جینٹ چلا رہے ہیں، ایک "بنیاد پرست اور خودمختار" چرچ ہے، اور چرچ بائبل کی نشرواشاعت میں خلوصِ دل سے یقین رکھتا ہے۔ کریبین جزائر، کینیا اور فلپائن میں اس کے پروجیکٹ ہیں اور اب چرچ یتیموں سے متعلق اپنا پروگرام رومانیا میں شروع کر رہا ہے۔

"انہوں نے بتایا کہ Hope for the World بالخصوص البانوی یتیموں کے لیے دو مقاصد کے پیش نظر قائم کی گئی ہے، اولاً انہیں بائبل سے روشناس کرایا جائے اور ثانیاً انہیں گھر جیسا ماحول فراہم کیا جائے۔ یتیم خانوں کا انتظام سنبھالنے کے سلسلے میں فلوریڈا سے پاسٹر جینٹ اور چرچ کے دوسرے افراد نے تیرانہ میں حکومتی نمائندوں سے ملنے کے لیے چھ یا سات بار البانیہ کا سفر کیا ہے۔ معاہدہ طے پانے میں کوئی رقم استعمال نہیں ہوئی بلکہ فاؤنڈیشن کو صحت اور تعلیم کی وزارتوں کو اس حد تک مطمئن کرنا پڑا کہ وہ یتیم خانے چلا سکتی ہے۔"

The European کے نمائندے نے تیرانہ کا ایک یتیم خانہ دیکھا ہے جہاں فاؤنڈیشن کی

نمائندہ ڈیبی ہوف مین نے اسے بتایا کہ بچوں کو اسکول جانے کے لیے عمارت سے باہر جانے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ انہیں وہ خود فاؤنڈیشن کے دوسرے ارکان اور کچھ البانوی پڑھاتے ہیں جن کا انتخاب فاؤنڈیشن کرتی ہے۔ اب تیرانہ میں ایک دوسرے یتیم خانے کو امریکی میزبانوں کے حوالے کرنے کا راستہ صاف ہوچکا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ڈیبی ہوف مین نے کہا کہ "جس طرح ہم کام کر رہے ہیں، اس کے مطابق ہر ایک یتیم خانے میں ایک دو مقامی خاندانوں کو شامل کیا جائے گا۔"

فاؤنڈیشن اپنے پروگرام میں البانیہ کے ان بچوں کو بھی شامل کر رہی ہے جو سڑکوں پر آوارہ گھومتے ہیں۔ اگرچہ یہ بچے بھیک مانگ کر زندگی گزار رہے ہیں مگر ابھی تک اپنے والدین کے ساتھ رہتے ہیں۔"

آسٹریلشیا

نیوزی لینڈ: مسلمانوں کا ذبیحہ "خدا کی برکت سے محروم ہے" - کسانوں کا بیان

[نیوزی لینڈ کے بعض کسانوں کا نقطۂ نظر ذیل میں جریدہ "چیلنج" سے پیش کیا جارہا ہے۔ جہاں اس میں "صیہونی مسیحیت" کے لیے اپیل ہے وہیں مسلمانوں کے عقیدہ و عمل سے بے خبری بھی پوری طرح جھلک رہی ہے۔ مدیر]

جریدہ "چیلنج" کی رپورٹ کے مطابق "ابرہام کمپنی" قائم کرنے والے کسانوں نے مسلم طریقے پر نیوزی لینڈ کی بھیڑوں کے ذبح کیے جانے پر احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسے نظام کے ساتھ کاروبار کرتے رہنے سے جو "خدا کی برکت سے محروم" ہے، کہیں بہتر ہے کہ نیوزی لینڈ [مسلمان ممالک میں گوشت کی] اہم منڈیوں کو چھوڑ دے۔ کمپنی کوشش کر رہی ہے کہ کسان اس امر کی یقین دہانی کریں کہ ان کے جانور "غیر حلال طریقوں سے ذبح کیے جاتے ہیں۔"

رپورٹ کے مطابق کمپنی کے ڈائریکٹر جناب نیوٹن ولز نے کہا ہے کہ اگر ذبح کرنے کے "غیر حلال" طریقے استعمال نہیں کیے جاتے تو یہ مذبحے بند ہوجائیں گے اور حلال ذبیحے کا کوئی متبادل نہیں رہے گا۔

"کمپنی حلال ذبیحے کی مخالف ہے کیوں کہ مسلمان دُنبوں کو ذبح کرنے سے پہلے ان پر جو دعا پڑھتے